International Research Journal of Arabic and Islamic Studies, Vol.:03, Issue: 01,Jan-June 2023
PP: 16-37

OPEN ACCESS
IRJAIS
ISSN (Online): 2789-4010
ISSN (Print): 2789-4002
www. irjais.com

آٹھویں صدی ہجری میں علم حدیث کی جہات (ایک تحقیقی مطالعہ)

Dimensions of Hadith Science in the 8th Century Hijri : A research Study

Waqar Ahmad
Lecturer, Institute of Islamic Studies, Mirpur University of Science & Technology (MUST), Mirpur AJK
Email: *waqarahmedfaizi@gmail.com*

Dr Muhammad Waseem Mukhtar
Assistant Professor, Department of Islamic Studies & Arabic, Gomal University D.I Khan, KP
Email: waseemmukhtar484@gmail.com

Saad Jaffar
Lecturer Islamic studies, Department of Pakistan Studies, Abbottabad University of Science and Technology, KPK, Pakistan
Email: Saadjaffar@aust.edu.pk

Abstract

The Holy Qur'an has the distinction of being the most attention book since its revelation, which is equally useful for thinkers, Muhaddiths, jurists, scientists, and all classes of scholars. After the Holy Qur'an, this special place is given to the Prophet's orders. Due to the special relationship with him, he has been the center of attention for the scholars of the Ummah, especially and for all Muslims in general. While the scholars fulfilled the duty of clarifying the sayings and actions of the Prophet from

CC BY

fabricated things, they did the task of collecting and compiling the pearls of hadiths stored in various places of the world. The later Muhadditheen paid attention to the interpretations of the books with different dimensions. Each Muhaddith deduced jurisprudential issues from the blessed hadiths keeping in mind their natural tastes and the circumstances and events of the people of their time. Along with the correct pronunciation of the words of the Hadith, the meanings were explained. In addition to compiling the books about the situation of the narrators, he also increased them in the light of other books. A number of Muhadditys collected hadiths related to the same title .In view of the importance of asceticism and piety, traditions related to virtues and prayers were collected or such traditions were interpreted. A collection of 40 simple hadiths was created to remember the Prophet's commandments. The 8th century Hijri is very important in terms of scholarly efforts and renewal of Muslims, so it was necessary to bring out the efforts of Muhaddithin in the above forms on hadiths in this century, so that the services of Muhaddiths could be properly understood and benefited from it.

***Key Words**: 8th century Hijri, Scientists, ummah, Muhadditys, traditions, iinterpretation, dimensions.*

موضوع کا تعارف

آٹھویں صدی ہجری کے عہد کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بلاد اسلامیہ مختلف حکومتوں میں بٹا ہوا تھا، عوام میں بے چینی کی فضا پائی جاتی تھی اور امت میں افترق وانتشار عام تھا، بقول ڈاکٹر غلام جیلانی برق:

" حقانیت کا آفتاب ڈوب چکا تھا اور کفر وضلال کی ظلمتیں عالم پہ محیط ہو رہی تھیں۔ "[1]

اس کے باوجود علوم شرعیہ کے ہر شعبہ میں بالخصوص علم حدیث میں ایسی عظیم اور جلیل القدر ہستیاں پیدا ہوئیں جنہوں نے درس وتدریس اور تصنیف و تالیف کے ذریعے علم حدیث کو بام عروج تک پہنچا دیا۔ اس زمانے کی علمی کاوشوں سے علوم شرعیہ کے ہر شعبہ میں گراں قدر تصانیف منظر عام پر آئیں۔ جس میں اسلاف کی خدمات کو محفوظ کرنے کے ساتھ ساتھ مطالب و مفاہیم پر روشنی ڈالی گئی۔ اُس وقت کے حالات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس زمانہ میں علم کی اشاعت کی جانب خصوصی توجہ دی گئی۔ علم کی اشاعت کے لیے جو طریقہ کار اختیار کیا گیا اُس کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

ا۔ ابتدائی تعلیمی ادارے　　　　　　２۔ جامعات

ا۔ ابتدائی تعلیمی ادارے

ان اداروں میں عموماً قرآن کریم کی تعلیم دینے کے ساتھ دین کی بنیادی معلومات سے روشناس کروایا جاتا تھا۔

۲۔ جامعات

ان اداروں میں علوم اسلامیہ کے مختلف شعبہ جات (قرآن کریم، حدیث، فقہ اور دیگر علوم وغیرہ) پر دسترس حاصل کی جاتی تھی۔ ان جامعات میں چند اہم کے نام یہ ہیں:

۱۔ جامع الازہر (مصر) ۲۔ جامع عمرو بن العاص (مصر) ۳۔ مدرسہ منصوریہ (مصر)
۴۔ مدرسہ ناصریہ (مصر) ۵۔ مدرسہ محمودیہ (مصر) ۶۔ مدرسہ عاولیہ (شام)
۷۔ مدرسہ اشرفیہ (شام) ۸۔ مدرسہ عمریہ (شام)[۲]

اس دور میں مصر و شام اور ان کے اطراف میں دار القرآن، دار الحدیث اور مختلف علوم وفنون سے متعلق مدارس اور کتب خانے قائم تھے، جہاں درس وتدریس اور تصنیف و تالیف کا کام سر انجام دیا جارہا تھا۔ ان جامعات و یونیورسٹیز کے مصارف املاک موقوفہ سلطان یا امرائی عطایا سے پورے ہوتے تھے۔ یہ صدی تصنیف و تالیف کے لحاظ سے بہت اہمیت کی حامل تھی، جس میں کثیر کتب منظر شہود پر آئیں۔ اس دور کے علمی احوال کے تذکرہ کی بابت مولانا ابوالحسن ندویؒ لکھتے ہیں:

"اس صدی کے علم اور تصنیف وتالیف میں وسعت بہت زیادہ تھی۔۔۔ مذاہب فقہیہ کے آہنی سانچے بن گئے تھے، جن میں لوچ نہیں تھا، یوں کہنے کو توحق کو مذاہب اربعہ میں دائرہ مانا جاتا تھا، لیکن عملاً ہر مذہب کے پیروکار حق کو اپنے مذہب ومسلک کے اندر محدود مانتے تھے۔"[۳]

جن میں سے اکثر کتب کو مستند مآخذ کی حیثیت سے تسلیم کیا جاتا ہے، اسی طرح علم حدیث پر بھی اہم کتابیں منظر عام پر آئیں۔ آٹھویں صدی ہجری میں دیگر علوم و فنون کی تدریس و تالیف کی طرح احادیث مبارکہ کی ترویج و تالیف کا بھی خصوصی اہتمام کیا گیا۔ چنانچہ اس صدی میں احادیث مبارکہ پر کن جہات پر کام کیا اور محدثین نے علم حدیث پر کن زاویوں سے کام کیا کو جاننے کے لیے ذیل میں آٹھویں صدی ہجری میں علم حدیث پر ہونے والے کام اور جہات پر روشنی ڈالی جائے گی۔

آٹھویں صدی ہجری میں علم حدیث کی جہات

اس صدی ہجری علم حدیث کی درس وتدریس کے ساتھ تالیف وتصنیف کی جانب بھی خصوصی توجہ دی گئی۔ مختلف انداز میں احادیث مبارکہ کی خدمت کو سر انجام دی گئی، ان کتب احادیث کو ملحوظ رکھنے سے علم حدیث کی جو جہات سامنے آتی ہیں، وہ درج ذیل ہیں:

۱۔ متونِ حدیث ۲۔ شروحِ کتبِ حدیث
۳۔ اصول حدیث (طبقات، اسماء الرجال) ۴۔ کتبِ التخریج والزوائد
۵۔ الاجزاء الحدیثیہ ۶۔ کتب الزھد والرقاق والآداب والاذکار
۷۔ الاربعون

۱۔ متون حدیث:

متن حدیث پر مشتمل کتب میں راوی یا بعد کے محدث اپنے طریق یا سند سے نبی کریم ﷺ کی روایات کو عموماً بیان کرتے ہیں یا بعض مرتبہ بلاسند صرف روایات کو نقل کر دیتے ہیں۔ متن کے مفہوم کی وضاحت کرتے ہوئے ابن حجر عسقلانی

لکھتے ہیں:

"هوغاية ماينتهى اليه الاسناد من الكلام"[4]

(متن سے مراد وہ کلام ہے جس پر سند کا اختتام ہوتا ہے۔)

یہ حدیث کا اصل حصہ ہوتا ہے۔آٹھویں صدی ہجری میں متنِ حدیث پر جو کتب شائع ہو چکی ہیں، اُن میں چند اہم کتب کا تعارف پیشِ خدمت ہے۔

۱. **برنامج التجیبی**: القاسم بن یوسف بن محمد التجیبی البلنسی السبتی[5] کی کتاب ہے، جس میں اُنہوں نے اپنے طرق سے روایات نقل کی ہیں۔[6]

۲. **مشکاۃ المصابیح**: ولی الدین، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الخطیب العمری، التبریزی[7] کی کتاب ہے۔ جس میں انہوں "مصابیح السنہ" کی تکمیل کی۔[8] اس میں فقہی ترتیب کو مد نظر رکھ ابواب بندی کر کے روایات نقل کی گئی ہیں۔ ہر باب تین فصول پر مشتمل ہے فصل اول میں صحیحین کی روایات نقل کی گئی ہے فصل دوم میں دیگر محدثین صحاح ستہ کی روایات نقل کرتے ہیں فصل سوم میں دیگر معتمد کتب احادیث سے روایت نقل کی گئی ہے، نیز صحابی کا نام اور روایت کے مآخذ کو بھی بیان کرتے ہیں۔[9]

۳. **مسند امیر المؤمنین ابی حفص عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ واقوالہ علی ابواب العلم**:

اسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی البصری الدمشقی المعروف ابن کثیر[10] کی کتاب ہے۔ جس میں حضرت عمر فاروق کی تمام مرویات کو ایک مقام پر فقہی اعتبار سے نقل کیا گیا ہے۔

۲۔ شروح کتب حدیث:

ان کتب میں احادیث مبارکہ پر رکھی گئی کتب کی تشریح و توضیح کی جاتی ہے۔ چاہے وہ کتاب جامع بن مسند العرض جس بھی قبیل سے ہو۔ بعض مرتبہ کسی ایک حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے ایک کتابچہ تحریر کر دیا جاتا ہے۔اس طرح کی تمام کتب شروح حدیث کے زمرہ میں آئیں گیں۔ علم شرح حدیث کہتے ہیں۔

"علم شرح الحديث : علم باحث عن مراد رسول الله صلى الله عليه وسلم من احاديثه الشريفة بحسب القواعد العربية و اصول الشرعية بقدر الطاقة البشرية" "

(شرح الحدیث کے علم سے مراد ہے۔ وہ علم ہے، جس میں شرعی اصول وضوابط اور عربی قواعد کی روشنی میں اپنی جسمانی اور ذہنی صلاحیتوں کے صرف کر کے آپ مال کی احادیث مبارکہ میں نبی کریم سلام کی مفہوم اصلی کو جاننے کے لیے جستجو کی جاتی ہے۔)

چنانچہ سابقہ ادوار کی طرح آٹھویں صدی ہجری میں سابقہ کتب حدیث کی توضیح و تشریح پر متعدد کتب لکھی گئیں۔ ان میں سے اکثر کتابیں بلاد اسلامیہ کے مختلف ممالک کے اشاعتی اداروں سے شائع ہو چکی ہیں۔ ذیل میں چند اہم شروح کتب حدیث کو ذکر کیا جاتا ہے۔

۱. **احکام الاحکام شرح عمدۃ الاحکام**: محمد بن علی بن وہب بن مطیع المعروف ابن دقیق العید[12] کی کتاب ہے، جو کہ عمدۃ الاحکام، کی شرح ہے۔ یہ کتاب فقہی ترتیب پر ہے۔ مؤلف "احکام الاحکام" کے عنوان کے ذیل میں راوی کا تعارف، عبارت کی

توضیح اور احادیث سے مستنبط احکام کو بیان کرتے ہیں۔ جیسے کتاب الطلاق میں حدیث فاطمہ بنت قیس کی توضیح میں رقم طراز ہیں:

"وقوله "وهو غائب فيه" دليل على وقوع الطلاق في غيبة المرآة و هومجمع عليه ۔۔۔ و الضمير في قوله "وكيله" يعود على ابي عمرو بن حفص۔۔۔ وقيل : اسمه عبد الحميد و قيل : اسمه احمد و قال بعضهم : ابو حفص بن عمرو ۔۔۔ قال : ابو عمرو بن حفص اكثر"[13]

(قول: وھو نائب میں عورت کی غیر موجودگی میں طلاق کے وقوع ہونے پر دلیل ہےاور اس بات پر سب کا اتفاق ہے ۔۔۔ وکیلہ میں ہ ضمیر سے ابو عمرو بن حفص مراد ہیں۔ ان کا نام عبد الحمید یا احمد ہے۔ بعض حضرات نے کہا کہ ابو عمرو بن حفص نہیں، بل کہ ابو حفص بن عمرو ہے۔۔۔ (بعض نے کچھ اور ذکر کیا۔ البتہ) ابو عمرو بن حفص کے قائلین زیادہ ہیں۔)

۲. **النفح الشذی شرح الجامع الترمذی**: ابن سید الناس کی شرح ہے۔ جس میں "**باب ما جاء فی القرآت فی صلوۃ العشاء**" کی روایات پر کی توضیح و تشریح کی گئی۔[14] مؤلف "**الکلام علیہ**" کے عنوان کے ذیل میں مذکورہ روایات کے دیگر طرق سند پر تفصیلی بحث کرتے میں نقل مذاہب بھی ذکر کرتے ہیں۔[15]

۳. **ریاض الافہام فی شرح عمدۃ الاحکام**: ابو شخص عمر بن علی بن سالم المعروف تاج الدین الفاکھانی[16] کی کتاب ہے۔ جس۔ میں انہوں نے عمدۃ الاحکام کی وضاحت کی ہے کتاب کے مقدمہ میں لکھتے ہیں:

"اردت ان اجمع في هذا التعليق ما يمضى في أثناء ذلك (الكتاب) من المباحث المحققة، والفوائد المنقحة مع شرح غريبه، والتنبيه على نكت من اعرابه، والبيان لاحكامه والاستدلال باحاديثه والايضاح لمشكلاته و التعريف برواته بحسب الامكان"[17]

(میں نے ارادہ کیا کہ اس تعلیق میں غریب الفاظ کی تشریح، الفاظ کو درست انداز میں پڑھنے کا طریقہبتلاوں، احکام کو بیان کرو، کتاب کی روایات سے مستنبط ہونے مسائل کا تذکرہ، اس کی مشکلات کی وضاحت کرو اور حتی الامکان رواۃ کے حالات پر کلام کرنے کے ساتھ کتاب کی تحقیقی مباحث اور قیمتی فوائد سے متعلق تعریفات پر روشنی ڈالو۔)

۴. **الکاشف عن حقائق السنن المعروف شرح المشکاۃ للطیبی**: الحسن بن محمد بن عبداللہ شرف الدین الطیبی[18] کی کتاب ہے۔ جس میں مشکاۃ المصابیح کی روایات کی نہایت تفصیل سے وضاحت کی گئی ہے۔ مشکاۃ المصابیح کی پہلی شرح یہی کتاب ہے۔

۵. **شرح سنن ابن ماجہ**: اس کتاب کو مغلطای بن قلیج بن عبداللہ الحنفی[19] نے تالیف کیا ہے، جس میں کتاب الطھارۃ اور کتاب الصلاۃ "باب التسبیح للرجال فی الصلاۃ والتصفیق" تک کی توضیح و تشریح کی گئی ہے۔ شارح نے حدیث کا حکم بیان کرنے کے علاوہ دیگر طرق کی نشاندہی کر کے اُس میں مذکورہ احکام اور مذاہب کا نقطہ نظر مدلل انداز میں بیان کرتے ہیں۔[20]

۶. **فتح الباری شرح صحیح البخاری لابن رجب**: زین الدین، عبد الرحمٰن بن احمد بن رجب بن الحسن، الدمشقی الحنبلی[21] کی کتاب ہے۔ ابن رجب اس شرح کو مکمل نہیں کر سکے۔ مذکورہ کتاب "کتاب الایمان، کتاب الغسل، کتاب الحیض، کتاب التیمم، کتاب الصلاۃ، کتاب مواقیت الصلاۃ، کتاب الأذان، کتاب الجمعۃ، ابواب صلاۃ الخوف، ابواب العیدین، ابواب الوتر، کتاب لاستسقاء، کتاب الکسوف، کتاب العمل فی الصلاۃ اور کتاب السھو" پر مشتمل ہے۔

۳۔اصول حدیث:

علم حدیث کی مختلف شاخوں میں سے ایک اہم شاخ اصول حدیث ہے۔ڈاکٹر محمود الطحان اس کی تعریف کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

"هو علم باصول وقواعد، يعرف بها احوال السند والمتن، ومن حيث القبول والرد"[۲۲]

(وہ علم ہے جس کے ذریعے سند اور متن کے احوال کی معرفت حاصل کی جاتی ہے تاکہ حدیث کے قبول اور عدم قبول کرنے کا فیصلہ کیا جاسکے۔)

سند کے احوال جاننے کا مطلب ہے کہ سند میں مذکورہ رواۃ کے حالات کو جان کر حدیث کا درجہ متعین کیا جائے۔ اس پر علماء کرام نے الگ سے کتب مرتب کیں۔ چنانچہ آٹھویں صدی ہجری میں رواۃ کے احوال سے متعلق اور عموماً اصول حدیث کی اصلاحات کی وضاحت میں یا سابقہ کتب اصول حدیث کی توضیح و تشریح پر جو کتب تحریر کی گئیں، وہ یہ ہیں

i۔علوم حدیث پر

۱. **الاقتراح فی بیان الاصطلاح**: علامہ ابن دقیق العید کی کتاب ہے۔ جس میں انہوں نے علوم الحدیث کی مختلف انواع کو اختصار سے بیان کیا ہے۔ مقدمہ میں لکھتے ہیں:

"هذا نبذ من فنون مهمة في علوم الحديث يستعان بها على فهم مصطلحات اهله ومقاصدهم ومراتبهم على سبيل الاختصار والايجاز" [۲۳]

(یہ رسالہ علوم الحدیث کے فن کی اہم اصطلاحات پر مشتمل ہے۔ جس کے ذریعے سے مختصر اور جامع انداز میں علوم الحدیث کی اصطلاحات کے مفہوم، مقاصد اور مراتب کو سمجھنے میں مدد حاصل کی جاسکتی ہے۔)

کتاب کے آخر میں ۱۲۰ روایات صحیح نقل کی ہیں۔ جو کہ دو حصوں اور تین اقسام پر مشتمل ہیں:

۱۔ حصہ اول (متفق علیہ روایات) پر مشتمل ہے۔ مؤلف نے اس میں روایت کے الفاظ صحیح بخاری سے نقل کیے ہیں۔

۲۔ حصہ دوم (مختلف فیہ روایات) اس حصہ میں ۸۰ روایات نقل کی ہیں۔ یہ دو قسم پر مبنی ہے۔اول میں ۴۰ روایات صحیح بخاری سے اور دوم میں ۴۰ روایات صحیح مسلم سے۔

۲. السنن الأبین والمورد الأمعن فی المحاکمة بین الإمامین فی السند المعنعن: محمد بن عمر بن محمد، ابو عبد اللہ محب الدین ابن الرشید الفهری السبتی[۲۴] کی کتاب ہے۔کتاب کی تفصیل کا تذکرہ کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

"واحصر ذلک فی مقدمة و بابين، المقدمة فی بيان ما المتصل الذى لا اشكال في اتصاله ليقام البناء عَلَيْهِ وَالْبَاب الأول: فی ذكر المذاهب المنقولة عن العلماء فی الإِسْنَاد المعنعن وَبَيَان حججها والمختار من ذَلِک وَالْبَاب الثَّانِي: فِي الْأَدِلَّةِ الَّتِى أَتَى بها مسلم رحمه الله فِي مَقَدِّمَة كِتَابِهِ وَمَا يَتَعَلَّق بذلک"[۲۵]

(یہ کتاب مقدمہ اور دو ابواب پر مشتمل ہے۔ مقدمہ متصل کی تعریف اور اس کی وضاحت میں ہے۔ باب اول: سند معنعن کے بارے میں علما کے مذاہب نقل کرنے، ایسی سند کے حجت ہونے اور اس بابت قابل عمل طریقہ کیا ہے، کے ذکر میں ہے۔ باب دوم: ان ادلہ کی وضاحت میں ہے۔ جن کو امام مسلم نے اپنی کتاب کے مقدمہ میں لائے اور اس کے متعلقات کے بارے میں)

۳. **رسوم التحدیث فی علوم الحدیث**: برہان الدین ابو اسحاق ابراہیم بن عمر بن ابراہیم بن خلیل الجعبری[۲۶] کی کتاب ہے، جس میں مقدمہ ابن الصلاح کو مد نظر رکھ کے اس کی تلخیص کرنے کے علاوہ مذیل ترجیح کے اصول اور شکل مقامات کو آسان و فہم طریقے سے پیش کیا ہے۔

"كَانَ كتاب الإِمَامِ الْعَلامَة الحافِظ (تَقِى الدّين) ابن الصلاح وَاسِطة عقدبَا، وقد لخصت معاقدها في تصنيف لطيف صنته عن الطغيان والتطفيف، وذيلته بتناقيح فقهية، وتراجيح أصولية، وتلاويح جدلية وحليته بالترتيب" [۲۷]

علامہ حافظ تقی الدین ابن الصلاح کی کتاب علوم الحدیث پر تحریری کتب کی ایک کڑی ہے۔ اور میں اس کی مشکلات میں تخفیف کیا ہے ایک ایسی عمدہ کتاب میں جس کو میں نے طوالت اور زوائد سے محفوظ رکھا۔ اس کے ذیل میں فقہی مباحث، اصولی ترجیحات اور اشارۃ اصطلاحات میں اختلافی نقطہ نظر کو بیان کیا اور اُس کو عمدہ ترتیب سے مزین کیا ہے۔)

۴. **الباعث الحثیث الی اختصار علوم الحدیث**: ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر المعروف ابن کثیر کی کتاب ہے۔ جس میں انہوں نے ابو عبد اللہ الحافظ النیسا پوری کی کتاب اور امام ابو بکر بیہقی کی کتاب **"المدخل الی کتاب السنن"** کو مآخذ بنایا اور علوم حدیث کی مباحث کو اختصاراً ۶۴ عنوان میں بیان کیا ہے۔[۲۸]

۵. **النکت علی مقدمۃ ابن الصلاح**: بدر الدین محمد بن عبد اللہ الزرکشی[۲۹] کی کتاب ہے۔ جو کہ مقدمہ ابن الصلاح کی شرح ہے۔ مقدمہ کی وضاحت کے ساتھ تنقیدی انداز میں اسے جانچا بھی گیا ہے۔ اس شرح میں مؤلف نے جن باتوں کو مد نظر رکھا اُس کا تذکرہ کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

"الأول (بيان) ما أشكل ضَبطه فِيهِ من الأسماء والأنساب واللغات الثَّانِي حل ما يعقد فهمه الثَّالِث بيان قيوده واحترازاته في الرسوم و الضوابط الرابع التَّعَرُّض لتتمات أمور مهمة أغفلها الخامس التنبيه على أَوْبَامٍ وَقعت لَه "[۳۰]

(اول: (مقدمہ ابن الصلاح) میں اسماء انساب اور الفاظ کی مشکلات کی وضاحت۔ دوم: مشکل مقامات کو آسان و فہم انداز میں بیان کرنا ہوم: تعریفات اور قواعد میں قیود و احترازات کی وضاحت۔ چہارم: جن اہم امور کو ذکر نہیں کیا گیا ان کا تذکرہ۔ پنجم: علوم الحدیث کی اصطلاحات کو نقل کرنے میں جہاں وہم ہوا اُس پر متنبہ کرنا)

یہ کتاب علوم الحدیث پر ابن الصلاح کی کتاب کو مآخذ اصلی بنا کر اس کی وضاحت و تشریح اور تنقیح پر تحریر کی گئی ہے۔

ii۔ کتب تراجم:

فن اسماء الرجال میں رواۃ کے احوال کو جمع کرنے پر جو کتب لکھی گئیں ان میں بعض تراجم کی ترتیب پر ہیں، تراجم سے مراد ہے:

"العلم الذي يعني ببيان سير الأعلام عامة وذكر حياتهم الشخصية ، ومواقفهم وأثريم في الحياة وتأثيرهم" [۳۱]

وہ علم ہے، جس میں رواۃ کے عمومی حالات بیان کیے جائیں۔ ان کی حیات شخصیہ اور مقام و مرتبہ کو ذکر کیا جائے۔ ان کی زندگی کے سابقہ حالات اور اُن کے اثر و رسوخ (معاشرتی مقام و مرتبہ) کو بیان کیا جاتا ہے۔ (جس کی روشنی میں حدیث کے

مقام و مرتبہ کا تعین کی جاتا ہے۔)

یعنی خصوصیت سے ان شخصیات کے احوال کو معلوم کرنا جن سے نبی کریم ﷺ کی روایات مروی ہیں۔ جن کتب میں رواۃ کے حالات موجود ہوتے ہیں، اُن کو کتب تراجم کہا جاتا ہے۔ اس فن پر متعدد کتب بھی گئیں۔ آٹھویں صدی ہجری میں اس موضوع پر جو کتب تحریر کی گئیں اور وہ شائع ہو چکی ہیں۔ ان میں سے چند یہ ہیں: -

۱. **تہذیب الکمال فی اسماء الرجال**: یوسف بن عبد الرحمٰن بن یوسف المزی [۳۲] کی تصنیف ہے۔ اس کتاب میں الکمال فی اسماء الرجال [۳۳] میں مذکورہ کتب صحاح ستہ کے رواۃ کے علاوہ صحاح ستہ کے مؤلفین کی دیگر کو مد نظر رکھتے ہوئے رواۃ پر کلام کیا ہے۔ کتاب کی ترتیب کو عمدہ کیا، اس میں مشکل مقامات کی توضیح کی۔ رواۃ کے پیدائش اور وفات کو بیان کیا۔

"وبذلك زاد فى تراجم الاصل اكثر من الف وسبع مئة ترجمة --- وماقيل فيه من جرح أو تعديل أو توثيق وتاريخ مولده أو وفاته، ونحو ذلک، فتوسعت معظم التراجم توسعا كبيرا - رجع المزى إلى كثير من الموارد الاصلية التي لم يرجع إليها صاحب الكمال "[۳۴]

(اس کے ذریعے اصل تراجم میں ۱۷۰۰ سو تراجم کا اضافہ ہوا۔۔۔ جہاں کہیں جرح و تعدیل یا توثیق میں تاریخ ولادت و وفات میں اور اس جیسی مباحث میں، میں نے بھرپور وسعت سے کام لیا ہے۔امام مزی نے بہت سے ایسے مراجع کی طرف مراجعت کی، جن کو صاحب الکمال نے مد نظر نہیں رکھا)

حافظ مزی نے الکمال کو بنیادی مآخذ بنا کر اُس پر اضافہ کیا۔ توضیح و تشریح اور تنقیح کی وجہ سے کتاب کی افادیت میں اضافہ ہو گیا۔

۲. **جامع التحصیل فی احکام المراسیل**: صلاح الدین ابو سعید خلیل بن کیکدی العلائی [۳۵] کی تالیف ہے۔ جس میں انہوں نے حدیثِ مرسل کی وضاحت سے کلام کیا۔ روایات مرسل پر بحث کی ہے۔ کتاب کی ترتیب کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"رتبته على ستة أبواب الباب الأول في تحقيق الحديث المرسل وبيان حده الباب الثاني في ذكر مذاهب العلماء فيه الباب الثالث في الاحتجاج لكل قول وبيان الراجح من ذلک۔۔۔ الباب السادس في معجم الرواة المحكوم على روايتهم بالإرسال"[۳۶]

(میں کتاب کو چھے ابواب پر مرتب کیا۔ باب اول: مرسل حدیث کی تحقیق اور تعریف کے بیان میں ہے۔ باب دوم: حدیث مرسل کے بارے میں علما کے مذاہب کے بیان میں۔ باب سوم: اس سلسلے میں ہر قول کو مدلل ذکر کرنے میں، ان میں سے رائج کے ذکر میں۔۔۔ باب ششم: جن مہم رواتکے بارے میں ہے، جن کی روایات پر ارسال کا حکم لگایا گیا ہے۔)

۳. **الوافی بالوفیات**: صلاح الدین خلیل بن ایبک بن عبداللہ الصفدی [۳۷] کی تالیف ہے۔ جس میں ابتداء میں تاریخ کے فوائد واہمیت اور بعد میں تاریخ پر بھی گئی اہم کتب کا تعارف ذکر کر کے کتاب کی ترتیب اور اسلوب پر روشنی ڈالی ہے۔ لکھتے ہیں:

"قد اتيت في الترجمة النَّبَوِيَّة بما لا غنى عن عرفانه وَلَا يسع الْفَاضِل غير الإطلاع على بديع مَعَانِيه وَبَيَانه وسردت ذكر من جاء بعده من المحمدين إلى عصرى وَأَبْنَاء زماني الذين أينع زهر هم في روض دهرى ثمَّأذكر الباقين من حرف الألف إِلَى الْيَاء على توالى الحروف" [۳۸]

(سب سے قبل میں نے آپ کام کے ان حالات مبارکہ کا تذکرہ کیا، جن کی معرفت سے کسی کو بھی استغنا نہیں۔ اُن

احوال مبارکہ میں چھپے ہوئے اسرار پر علما کا مطلع ہونا ضروری ہے۔ پھر میں آپ سی ایم کے زمانہ سے لے کر اپنے زمانہ تک کے محدثین کے احوال کو ذکر کیا ہے، بعد ازاں باقی تمام محدثین وعلما کے تذکرہ میں حروف تہجی کو مد نظر رکھا گیا۔

کتاب میں سب سے قبل ہادی عالم ﷺ کی سیرت کو ذکر کیا۔ اس کے بعد ان شخصیات کے احوال بیان کیے جن کا نام محمد تھا۔

۴. **الاحاطۃ فی اخبار غرناطہ**: مذکورہ کتاب غرناطہ کے حالات کے بارے میں سند کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کے مؤلف "محمد بن عبد اللہ بن سعید السلمانی، الغرناطی، الاندلسی[۳۹] جو کہ لسان الدین ابن الخطیب کے نام سے مشہور ہیں، کی تالیف ہے۔ اس کتاب میں غرناطہ کے مختلف طبقات سے تعلق رکھنے والے حضرات کے حالات بھی قلم بند کیے ہیں۔

"ذكرت الأسماء على الحروف المبوبة، وفصلت أجناسهم بالتراجم المترتبة، فذكرت الملوك والأمراء ، ثم الأعيان والكبراء ، ثم الفضلاء ، ثم القضاة، ثم المقرئين والعلماء ، ثم المحدّثين والفقهاء---الصلحاء والصوفية والفقراء ، ليكون الابتداء بالملك، والاختتام بالمسک و لينظم الجميع انتظام السّلك وكلّ طبقة تنقسم إلى من سكن المدينة بحكم الأصالة والاستقرار "[۴۰]

(میں نے ناموں کو الف بائی ترتیب پر ذکر کیا ہے اور میں نے مختلف انواع کی تفصیلات ترتیب دار تراجم کی صورت میں کی ہیں۔ پس میں ملوک وامراء، پھر بڑے و مشہور لوگوں کا، پھر اہل فضل طبقہ کا، پھر قاضیوں کا، پھر قراء و علماء کا، پھر محدثین و فقہاء کا پھر صلحاء، صوفیاء اور فقراء طبقہ کے احوال ذکر کیے۔ تاکہ ابتداء بادشاہوں سے اور اختتام عمدہ چیز پر ہو۔ تاکہ سارے ایک ہی لڑی میں پروجائیں اور ہر ایک طبقہ کی تقسیم میں اُن کی سکونت کو مد نظر رکھا گیا ہے۔)

یہ کتاب اندلس کی مختصر اور غرناطہ کی مفصل تاریخ بیان کرنے کے علاوہ وہاں کے مختلف طبقہ فکر سے تعلق رکھنے والی شخصیات کے مفصل حالات پر مشتمل ہے۔

iii۔ کتب طبقات:

فن اسماء الرجال میں بعض ایسی کتابیں تحریر کی گئیں۔ جن روات کو مختلف طبقات (حصوں) میں منقسم کر کے مصنف اپنے زمانے تک کے تمام محدثین کے احوال کو قلم بند کرتے ہیں۔ طبقات سے مراد ہے:

"هي عبارة عن جماعة اشتركوا في السن ولو تقريبا-ولقيا لمشايخ بآن يكون شيوخ هذا شيوخ ذلك او يماثل و ربما اكتفوا باللاشتراك في التلاقي"[۴۱]

(طبقات سے مراد وہ محدثین کی وہ جماعت جو ہم عمر ہو۔ یا عمر میں قریب ہوں۔ اور مشائخ سے استفادہ کرنے میں شریک ہوں۔ یا شیخ سے استفادہ کرنے میں مماثلت ہو۔ اور بسااوقات صرف مشائخ سے استفادہ کرنے کے معاملہ پر اکتفا کیا جاتا ہے۔)

آٹھویں صدی ہجری میں روات کے حالات پر طبقات کے عنوان سے جو کتب منظر شہود پر آئیں اور وہ شائع بھی ہو چکی ہیں۔ اُن میں سے چند یہ ہیں: ا

۱. السلوک فی طبقات العلماء والملوک: محمد بن یوسف بن یعقوب، بہاء الدین الجندی[۴۲] کی تالیف ہے۔ جس میں انہوں اہل مین کے علماء اور بادشاہوں کے حالات زندگی کو بیان کیا ہے۔

"فَأَحْبَبْت حِينَئِذٍ وضع كتاب أجمع فِيهِ غَالب علمائه وأذكر مع ذكر كل ما ثبت من حاله مولدا

ونعتا ووفاة بعد أن أضم إِلَى ذَلِكَ إِشَارَة من اعتقد أن إشارته حكم "[۴۳]

(مجھے یہ بات پسند آئی کہ یمن کے اکثر محدثین کے حالات سے متعلق کتاب جمع کرو اور اس میں اُن حضرات کی پیدائش، اوصاف حمیدہ اور وفات کو ذکر کرو، اس کے ساتھ بادشاہان یمن کے حالات کو بھی بیان کروں۔)

۲. **طبقات علماء الحدیث**: محمد بن احمد بن عبد الهادی المقدسی الجماعیلی، الدمشقی [۴۴] کی تالیف ہے۔ جس میں انہوں صحابہ کرام سے لے کر اپنے زمانہ تک کے محدثین کے حالات مختصراً بیان کیے۔ سب سے قبل خلفاء الرشدین کے احوال بعد ازاں دیگر صحابہ، تابعین الخ۔

"فهذا كتاب مختصر يشتمل على جملة من الحفاظ من اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم والتابعين ومن بعدهم"[۴۵]

اس مختصر کتاب میں صحابہ کرام، تابعین اور اُن کے بعد کے دیگر حضرات میں سے حفاظ حضرات کے احوال کو بیان کیا گیا ہے۔)

۳. **تذکرۃ الحفاظ**: شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذہبی [۴۶] کی تالیف ہے۔ ماہرین اسماء الرجال نے تمام روات کو ذہنی صلاحیتوں اور قوت حفظ اور بیان روایت کی وجہ سے مختلف درجات میں منقسم کیا ہے۔ الذہبی نے اس کتاب میں صحابہ کرام کے احوال کے بعد ان روات کے حالات کو بیان کیا ہے۔ جن کا لقب "الحافظ تھا یعنی درجہ حفاظ اور اُس سے مقدم درجات کے روات کے احوال بیان کیے ہیں۔ کتاب طبقات پر منقسم ہے۔

"جمع فيها من لقب بالحفاظ بالمعنى الذي يشمل الحافظ والحجة فما فوق"[۴۷]

ان روات کے حالات کو قلم بند کیا، جو کہ حافظ حدیث کے لقب سے مشہور ہیں۔ یعنی یہ کتاب حافظ الحدیث اور ان سے بلند مرتبہ رکھنے والے روات کے حالات پر مشتمل ہے۔)

۴. **الاکمال فی ذکر من لہ روایۃ فی مسند الامام احمد من الرجال سوی من ذکر فی تہذیب الکمال**: شمس الدین ابو المحاسن محمد بن علی بن الحسن امینی [۴۸] کی تالیف ہے۔ جس میں انہوں نے حروف تہجی کی ترتیب پر ان روات کے احوال کو بیان کیا ہے۔ جن کا تذکرہ چھذیب الکمال میں موجود نہیں۔

۵. **طبقات الشافعیہ الکبری**: عبد الوہاب بن علی بن عبد الکافی السبکی [۴۹] کی کتاب ہے۔ جس میں بلاد اسلامیہ کے ان تمام محدثین کے حالات کو بیان کیا ہے۔ جو شافعی المسلک تھے۔ ان تمام محدثین کے احوال مختلف کتب میں بکھرے ہوئے تھے تو مؤلف نے اُن کو ایک مقام پر جمع کر دیا۔

"فَلَه رَأَيْت التصانيف فِي بَذَا الْبَاب كثيرة --- شرعت في مقصود بَذَا المجموع وَبَا نَحن نخوض بحار المقصود الأعظم ونجرى في كل طبقةعَلَى خروف المعجم ونأتى بترتيب أشرح فيه الاختيار الحسن والجم"[۵۰]

اس موضوع پر متعدد کتب تالیف ہو چکی تھیں۔۔۔ (اس لیے ابتدائی بحثیں کو ذکر کرنے کی بجائے) میں اصلی مقصد کی جانب متوجہ ہوا اور یہاں عظیم مقصد کے سمندر کی طرف بڑھتے ہیں۔ (جس سے نہایت عرق ریزی کے ساتھ منتخب حضرات کے احوال کو مختلف درجات میں بیان کیا۔) ہر طبقہ میں روات کے احوال کو حروف تہجی کے اعتبار سے ذکر کیا۔ اور عمدہ ترتیب اور جامع مضمون کے ساتھ ہر ایک کا تذکرہ کیا۔)

انہوں اُن محدثین وعلما کے حالات بیان کیے جو شافعی المشرب تھے۔ ان کو مختلف طبقات میں تقسیم کیا اور نام کو ذکر کرنے میں حروف تہجی کی ترتیب کو ملحوظ رکھا۔

۴۔ کتب التخریج والزوائد:

ان سے وہ کتب مراد ہیں جن میں کسی بھی کتاب میں مذکور روایات کو اصل مآخذ کے ساتھ ایک مقام پر جمع کیا جاتا ہے۔ تخریج حدیث کی محققین نے مختلف تعریفیں ذکر کی ہے۔ جن کا خلاصہ یہ ہے:

"اصطلاحی لحاظ سے تخریج حدیث کا مطلب ہے۔ اس حدیث کو اس کتاب کی طرف منسوب کرنا جس میں ابتداء میں بیان ہوئی ہو۔ خواہ وہ کتاب مسند ہو یا جامع سنن ہو یا معجم، اگر ابتدائی طور پر کسی بھی اصل کتاب میں ہو، خواہ وہ چھوٹی کتاب ہو۔"[۵۱]

اور زوائد سے مراد اضافہ ہے۔ اس کی مختلف تعریفات کی گئی ہیں، جن میں ایک یہ ہے:

"علم يتناول افراد الاحاديث الزائدة فى مصنف رويت فيه الاحاديث باسانيد ،مؤلفه على احاديث كتب الأصول الستة بتمامه لا يوجد في الكتب المزيد عليها ، او هو فيها عن صحابى آخر او من حديث شارك فيه زيادة مؤثرة عنده"[۵۲]

(یہ وہ علم ہے جس میں کتب صحاح ستہ کی تمام کتب کی وہ زائد روایات جو مؤلف تک اپنے طریق سے پہنچنے والی زائد روایات کو جمع کرنا یا وہ روایات کسی دوسرے صحابی مروی ہو یا کسی حدیث کے زائد الفاظ کی وجہ سے اُن کو نقل کرنا (حدیث کے مفہوم میں ان کی اہمیت کے پیش نظر)

i۔ کتب التخریج:

سابقہ کتب کی تخریج پر آٹھویں صدی ہجری میں جو کتب لکھی گئیں، ان میں سے چند کتب یہ ہیں:

۱۔ **الإلمام بأحاديث الأحكام**: ابن دقیق العید کی کتاب ہے۔ ماہرین اسماء الرجال کی توثیق شدہ رواۃ کی روایت بیان کرتے ہیں:

"شرطى فِيهِ أَن لَا أورد إِلَّا حَدِيث من وثَقَهِ إِمَامٍ من مزكى رُوَاةِ الْأَخْبَارِ، وَكَانَ صَحِيحا عَلَى طَرِيقَة (بعض) أبل الحديث / الحفاظ، أو أَئِمَة الْفِقْه النظار، فإن لكل منهم مغزى قصده و سلكه، وطريقاً أعرض عنه وتركه وفي كل خير"[۵۳]

میری شرائط اس میں یہ ہیں کہ میں اس راوی کی روایت نقل کروں گا، جس کی تصدیق کسی ماہر فن اسماالرجال نے کی ہو۔ اور وہ روایت کسی محدث، حافظ یا کسی فنی امام کے نزدیک صحیح ہو، اس لیے کہ ان میں ہر ایک اپنا مخصوص اسلوب اور انداز جسے اُس نے اپنایا اور نظرانداز کرنے اور ترک کرنے کا اپنا انداز ہے اور ہر ایک میں خیر ہے۔)

روایت کتب احادیث میں کہاں کہاں مذکور ہے۔ روایت کا درجہ بھی ذکر کرتے ہیں:

"اخرجه أبو دَاوُد من حَدِيث عبد الرحمن بن حبيب وأخرجه الحاكم وَقَالَ : بَذَا حَدِيث صَحِيح الإسناد وعبد الرحمن بن حبيب باذَا ابن أردك من ثِقَات المدنيين، ولم يخرجاه"[۵۴]

(یعنی ابو داؤد نے یہ روایت عبدالرحمٰن بن حبیب کے طریق سے نقل کی اور اسی طریق سے امام حاکم نے نقل کر کے کہا

: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ عبدالرحمٰن مدنی میں اور ثقات میں شمار ہوتے میں شیخین نے ان کے طریق سے روایت نقل نہیں کی۔)

مذکورہ کتاب میں مصنف نے احکام کی روایات کو نقل کیا ہے اس لیے اس کو فقہ الاحکام کی کتاب بھی شمار کر سکتے ہیں۔

۲. **تخریج الاحادیث والآثار الواقعۃ فی تفسیر الکشاف للزمخشری** : جمال الدین، ابو محمد عبد اللہ بن یوسف بن محمد الزیلعی [۵۵] کی کتاب ہے۔ جس میں تفسیر الکشاف میں موجود احادیث اور آثار کو ایک جگہ جمع کر دیا ہے۔ مؤلف روایت نقل کر کے اُس مخرج، اگر سہو ہو گیا تو اُس کو وضاحت اور دیگر طرق کی طرف " قلت" کے ذریعے نشاندہی بھی کرتے ہیں

"قلت رَوَاهُ ابن حبان فِي صحيحه والحاكم فِي مُسْتَدْركه من حَدِيث أبي أَمَامَة عَن عِبَادَة بن الصَّامِت --- وَرَوَاهُ أَحْمد وَإِسْحَاق بن رَاہَوَيْهِ فِي مسنديهما قال الحاكم عَلَى شرط مسلم "[۵٦]

میں کہتا ہوں : اس روایت کو ابن حبان نے اپنی کتاب " صحیح ،، میں ، حاکم نے مستدرک میں ابو امامہ عن عبادۃ بن الصامت کے طریق سے نقل کیا۔۔ اور احمد بن حنبل) نے مسند امام احمد میں اور اسحاق بن راھویہ نے اپنی کتاب مسند میں اس روایت کو ذکر کیا۔ حاکم کہتے ہیں کہ یہ روایت امام مسلم کی شرائط پر پوری اترتی ہے۔)

۳. **نصب الرایۃ لأحادیث الہدایۃ** : یہ کتاب بھی جمال الدین ابو محمد عبد اللہ بن یوسف بن محمد الزیلعی تصنیف ہے۔ جس میں فقہ حنفی کی کتاب "الھدایۃ" میں مذکور احادیث کو ایک کتاب میں اکٹھا کیا گیا ہے۔ صاحب الھدایۃ نے اگر حدیث کا کچھ نقل کیا ہے، تو اس کو ذکر کے اس کے تمام طرق اور حدیث کا درجہ وغیرہ پر کلام کرتے ہیں:

"قلت : أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ، وَمَسْلِمْ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ --- وَأَخْرَجَ قَالَ الترمذيَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ الترمذى: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحَ - وَبَذَا الْيَهُودِيُّ اسْمُهُ: أَبو الشَّحْمِ، بَكَذَا وَقَعَ مُسَمًّى فِي سُنَنِ الْبَيْهَقِي" [۵۷]

(اس روایت کو بخاری اور مسلم نے اسود عن عائشہ کے طریق سے نقل کیا۔۔ امام ترمذی، نسائی، ابن ماجہ نے عکرمہ عن ابن عباس کے طریق سے نقل کیا ہے۔۔۔ امام ترمذی نے کہا : یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس میں مذکور یہودی کا نام ابو الشحم تھا۔ یہی سنن بیہقی میں بھی مذکور ہے۔)

۴. **المقرر علی ابواب المحرر** : یوسف بن ماجد بن ابی المجد المقتدی النیلی [۵۸] کی تالیف ہے۔ جس میں ہر فقہی باب میں مذکور احادیث کی تخریج کی گئی ہے۔ کتاب کے انداز تحریر کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا۔

"جعلت ما اخرجه البخاري ومسلم ... نذكر من رواه ان شاء الله - فالخمسة هم : الامام احمد و اصحاب السنن الاربعة واذا ابتدأت بذكر حديث عن صحابى ... و اشرت فيه الى شيء يسير من الجرح والتعديل مما وقع لى مع كونى مزجى البضاعة وفي هذا الصناعة"[۵۹]

(بخاری اور مسلم کی روایات پر کسی طرح کی کوئی علامت ذکر نہیں کی۔۔۔ بقیہ رواۃ کی روایات کے مخرج کو ذکر کریں گئے۔ وہ پانچ کتب : امام احمد کی مسند اور صحاح ستہ کی چاروں سنن ہیں۔ اور میں نے صحابی کی حدیث کے ذکر کرنے میں اس بات کا اہتمام کیا کہ ان سے اس باب میں اور کون سی روایت منقول ہے۔۔۔ اور اپنے مزاج اور علمی قابلیت کے مطابق آسانی کے ساتھ جرح و تعدیل کے فن کے ذریعے کتاب میں واقع خرابی کو دور کیا۔)

ii۔ کتب الزوائد:

کتب حدیث پر زوائد تحریر کرنے کا رجحان سابقہ ادوار سے چلاآ رہا تھا۔ اسی وجہ سے آٹھویں صدی ہجری میں بھی اس نوع پر کتب تالیف کی گئیں، ان میں سے چند کا تعارف پیش خدمت ہے:

۱. **تحفۃالاشراف بمعرفۃالاطراف**: جمال الدین یوسف بن عبد الرحمٰن المزی کی کتاب ہے۔ مقدمہ میں کتاب کی وجہ تصنیف کی جانب اشارہ کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

"فإني عزمت على أن أجمع فى هذا الكتاب إن شاء الله تعالى أطراف الكتب الستة التي بي عمدة أہل الاسلام و علیہا مدار عامة الأحكام رتبته على نحو ترتيب كتاب أبى القاسم فإنه أحسن الكل ترتيباً و أضفت إلى ذلك بعض ما وقع لى من الزيادات التي أغفلوہا سميته : "تحفة الاشراف بمعرفة الاطراف"[۲۰]

(میں نے ارادہ کیا کہ اس کتاب میں اللہ تعالی کی توفیق اور مدد کے ذریعے کتب ستہ جن پر اہل اسلام کا اعتماد اور عمومی احکام میں مدار بھی انہی پر ہے، (میں موجود روایات کے) کی اطراف کو جمع کرو۔۔۔ کتاب کو ابوالقاسم کی کتاب کی ترتیب پر مرتب کیا ہے، جو کہ نہایت عمدہ ترتیب پر ہے۔ میں نے اس میں بعض ایسے مقامات پر اضافہ بھی کیا ہے، جس سے دیگر نافل رہے۔۔۔ میں اس مجموعہ کا نام: تحفۃالاطراف بمعرفۃالاشراف رکھا۔)

۲. **المحرر فی الحدیث**: محمد بن احمد بن عبد الھادی المقدسی الجماعیلی، الدمشقی کی تصنیف ہے۔ جس میں انہوں نے مشہور محدثین کی کتب سے روایات کو اخذ کر کے احکام شرعیہ کی ترتیب پر نقل کر دیا ہے۔ کتاب کے بارے میں لکھتے ہیں:

"ذكرت بعض من صحح الحديث أو ضعفه، وَالْكَلَام عَلَى بَعض رَوَاته منجرحاً و تَعْدِيل، وَاجْتَہَدت في اختصاره وتحرير ألفاظه، ورتبته عَلَى ترتيب بعض فَقَہَاء زَمَانَنَا ليسهل الكشف منه "[۲۱]

میں نے بعض وہ روایات ذکر کیں، جو صحیح ہیں یا ضعیف (حسن وغیرہ) اور جرح و تعدیل کے اعتبار سے بعض روات پر کلام کیا۔ روایت کو اختصار اور اُس کے الفاظ کو ضبط کرنے میں کوشش کی اور کتاب کو راحادیث کو اپنے زمانہ کے دستور کے مطابق فقہی ترتیب پر مرتب کیا، تاکہ اس سے استفادہ کرنے اور روایت واحکام سے مطلع ہونے پر آسانی رہے۔)

۳. **جامع المسانید والسنن الہادی لأقوم سنن**: اسماعیل بن عمر بن کثیر المعروف ابن کثیر (م ۷۷۴ھ) کی کتاب ہے۔ انہوں نے کتب صحاح ستہ، مسند امام احمد، مسند ابی البزار، مسند الحافظ ابی یعلی الموصلی اور اجم الکبیر للطبرانی کی مرویات کو مذکورہ کتاب میں جمع کیا ہے۔ لکھتے ہیں:

"أذكر فى كتابى ہذا مجموع ما في هذه العشرة، وربما زدت عليها من غيرها، و قل ما يخرج عنها من الأحاديث مما يحتاج إليه في الدين"[۲۲]

(میں نے اس مجموعہ میں دس کتب کی روایات کو جمع کیا۔ بسااوقات ایسی روایت ذکر کی جو ان میں نہیں تھی اور بہت کم ایسے ہوا کہ احکام دین سے متعلق روایات اس میں ذکر کرنے سے رو گی ہو۔)

کتاب کی ترتیب کی وضاحت ان الفاظ میں ذکر کی ہے:

"شرطى فيه أنى أترجم كل صحابى له رواية عن رسول الله (صلى الله عليه وسلم) مرتباً على

حروف المعجم، وأورد۔۔ فی الکتب و ما تیسر لي من غیر "[63]

(میرا اسلوب اس کتاب میں یہ رہا ہے کہ میں نے جن صحابہ کرام کے حالات ذکر کیے، وہ حروف تہجی کی ترتیب پر میں اور ان سے تمام کتب حدیث میں جو روایات مروی ہیں، اُن کو بیان کیا اور ان کے علاوہ سے جو مجھے آسانی سے میسر آئیں اُن کو بھی کر دیا ہے۔)

کتب زوائد پر لکھی گئی کتب میں یہ کتاب بہت اہم ہے، جس میں دس کتب کی روایات اور صحابہ کرامؓ کے حالات بھی ذکر کرنے کے ساتھ صحابی رسول ﷺ کی اُن روایات کا بھی ذکر کیا، جو ان کتب کے علاوہ دیگر کتب میں موجود تھیں۔

۵- الاجزاء الحدیثیہ

حدیث پر لکھی گئی کتابوں میں ایک قسم جزء حدیث کی ہے۔اس کی تعریف یہ ہے:

ا"۔ تالیف الاحادیث المرویة عن رجل واحد من الصحابةؓ ومن دونهم (کجزء ابی بکرؓ و جزء عمرؓ وغیرها)، ۲۔ او جمع احادیث فی موضوع واحد کجزء قیام اللیل للمروزی، ۳۔ او جمع الفائد الحدیثیة کالوحدانیات والثنائیات الی العشاریات ومنه کتاب الوحدان للامام مسلم"[64]

(اول: صحابہ کرام میں سے کسی ایک صحابی کی روایات کو یا اُن کے علاوہ کسی دوسرے صحابی کی روایات کو ایک مقام پر اکٹھا کرنا۔ (جیسے حضرت ابو بکر، حضرت عمر کا جزاور ان کے علاوہ دیگر کے اجزاء) ۔ دوم: یا کسی ایک موضوع سے متعلقہ روایات کو جمع کرنا جیسے جزء قیام الیل، مروزی کی کتاب ہے۔ سوم: حدیث کے فوائد کو مد نظر رکھتے ہوئے روایات جمع کرنا۔ جیسے واحد انیات، ثنائیات، عشاریات تک۔ جیسے امام مسلم کی تصنیف کتاب الواحدان)

اجز الحدیثیہ پر ہر زمانہ میں کتب منظر عام پر آتی رہی ہیں۔آٹھویں صدی ہجری میں اس موضوع لکھی گئیں کتب میں سے چند یہ ہیں

١. **اجزء فیہ مصافحات الامام مسلم والامام النسائی**: شرف الدین ابو محمد عبد المؤمن بن خلف الدمیاطی الشافعی[65] کا رسالہ ہے۔ جس میں انہوں اپنے طریق سے امام مسلم اور امام نسائی سے ان روایات کو نقل کیا جو مصافحہ سے متعلق تھیں۔
٢. **نفحات النسمات فی وصول اہداء الثواب لاموات**: شمس الدین ابو العباس، احمد بن ابراہیم بن عبد الغنی السروجی[66] کی تالیف ہے۔ جس میں انہوں پانے والوں تک بھیجے جانے والے انعامات اور ثواب پر روایات بیان کی ہیں۔
٣. **المنتقی من الفوائد الحسان فی الحدیث** : یوسف بن عبد الرحمٰن بن یوسف المزی کی تالیف ہے۔ جس میں انہوں نے صدقہ کے فوائد سے متعلق روایات کو ایک کتاب میں جمع کیا ہے۔اس رسالہ میں ۵۵ روایات مذکور ہیں۔[67]
٤. **اثبات الشفاعۃ**: شمس الدین، محمد بن احمد بن عثمان الذہبی کا یہ رسالہ شفاعت کے اثبات پر ہے، جس میں ۲۴ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور حضرت حسن بصری کے اقوال کو ملا کر ۶۶ مرویات کو نقل کیا گیا ہے۔[68]

۴: کتب الزہد والرقاق والآداب والاذکار

اس میں وہ کتب حدیث شامل ہو گئیں، جن میں ان تمام موضوعات پر یا کسی ایک سے متعلق مرویات کو جمع کیا گیا ہو۔ آٹھویں صدی ہجری میں ان موضوعات پر لکھی گئی، ان میں سے چند یہ ہیں:

۱. **الکلم الطیب**: ابن تیمیہ تقی الدین، احمد بن عبد الحلیم الحرانی، الحنبلی الدمشقی [۶۹] کی کتاب ہے۔ کتاب میں مسنون ادعیہ سے متعلق نبی کریم کی یہ کی روایات کو نقل کیا ہے۔[۷۰]

۲. **سلاح المؤمن فی الدعاء**: محمد بن محمد بن علی المعروف بابن الامام [۷۱] کی کتاب ہے۔ جس میں روایات صحیح اور حسن کی روشنی میں ادعیہ اور اذکار کو ذکر کیا گیا ہے۔ کتاب کے مقدمہ میں لکھتے ہیں:

"إني قد جمعت فِي هَذَا الكتاب جملة من الأدعية والأذكار المرفوعة إلى رسول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم دَائِرَة بَين الصَّحِيح والحسن"[۷۲]

(میں نے اس کتاب میں ان تمام دعاؤں اور اذکار کو جمع کیا ہے، جو مرفوعا نبی کریم کالاہور سے بطریق صحیح یا حسن مذکور ہیں۔)

۳. **الکبائر**: شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذہبی۔ یہ کتاب امام ذہبی کی طرف منسوب ہے۔ (واللہ اعلم)[۷۳]

۴. **الآداب الشرعیۃ والمنح المرعیۃ**: ابو عبداللہ محمد بن مفلح بن محمد بن مفرج شمس الدین المقدسی الحنبلی[۷۴] کی تصنیف ہے۔ کتاب کے موضوع کو ذکر کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

"فهذا كتاب يشتمل على جملة كثيرة من الآداب الشرعية، والمنح المرعيةيحتاج الى معرفته او معرفة كثير منه كل عالم او عابد وكل مسلم"[۷۵]

یہ کتاب اُن تمام آداب اور اصول و قواعد پر مشتمل ہے، جن کی معرفت ہر عالم، عابد اور ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے یا اُن میں سے اکثر کا جاننا نہایت ضروری ہے۔)

اس کتاب میں زندگی کے اصول و آداب کے بیان کے ساتھ مختلف اہم مسائل پر کلام نہایت عمدہ انداز میں کیا گیا ہے۔

۵. **تسلیۃ اہل المصائب**: شمس الدین المنبجی حمد بن محمد بن محمد[۷۶] کی کتاب ہے، جس میں تکالیف و مصائب برداشت کرنے والوں کے لیے تسلی و اطمینان سے متعلق روایات نقل کی گئی ہیں۔ روایات کو نقل کر کے اس کے الفاظ کی تشریح و توضیح بھی کرتے ہیں۔

۶. **اسباب المغفرۃ**: ابن رجب الحنبلی زین الدین عبد الرحمٰن بن احمد[۷۷] کی کتاب ہے۔ جس میں مغفرت کے اسباب پر بات کی گئی ہے۔

ابن رجب نے اس موضوع پر نہایت عمدہ کتب تحریر کی ہیں، جن کی اہمیت کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ ذیل میں ان کی مذکورہ موضوع پر لکھیگئی کتب کے نام درج کیا جاتا ہے، جو کہ شائع ہو چکی ہیں:

I) کشف الکربۃ فی وصف اہل الغرب — ii) التخویف من النار والتعریف بحال دار البوار
iii) الفرق بین النصیحۃ والتعییر — iv) اہوال القبور واحوال اہلہا الی النشور
V) تسلیۃ نفوس النساء والرجال عند فقد الاطفال[۷۸]

یہ کتب ترغیب و ترہیب، نصائح، مصائب کو برداشت کرنے پر فضائل، معارفت الٰہیہ کی طلب میں جستجو کرنا، اس کی اہمیت وفضیلت اور آخروی زندگی کی تیاری کی جانب توجہ دینے سے اہم مضامین پر مشتمل ہیں۔

۶۔ کتب الاربعون

اس مراد وہ کتب حدیث میں جن میں ۴۰ روایات کو جمع کرنے کا التزام کیا جاتا ہے۔ اربعون کی تعریف یہ ہے۔

"یجمع فیہا الاحادیث فی باب واحد او فی ابواب شتی بسند واحد، او باسانید متعددۃ"[۷۹]

(اربعین سے مراد وہ مجموعہ حدیث ہے، جس میں ایک ہی باب سے متعلق احادیث نقل کی جائیں یا ایک ہی سند سے مختلف ابواب کی روایات یا متعدد اسانید سے احادیث کو ذکر کیا جائے۔)

متعدد محدثین نے اس طرح کی کتب تحریر کی ہیں۔ آٹھویں صدی ہجری میں بھی اس موضوع پر یا اس عنوان کی کتب کی تشریح و توضیح پر کھتا ہیں تالیف کی گئیں۔ ان کتب میں سے چند یہ ہیں:

۱. **شرح الاربعین النوویۃ فی الاحادیث الصحیحۃ النبویۃ**: ابن دقیق العید محمد بن علی بن وہب بن مطیع کی کتاب ہے۔ اس میں امام نووی کی کتاب "**الاربعین**" میں روایات کی تشریح کی گئی ہے۔[۸۰]

۲. **الأربعون التیمیۃ**: تقی الدین، احمد بن عبد الحلیم المعروف ابن تیمیہ کی تصنیف ہے۔[۸۱]

۳. **کتاب الأربعین فی صفات رب العالمین**: شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذہبی کی کتاب ہے۔ صفات باری تعالیٰ سے متعلق ۴۰ روایات کو جمع کیا ہے۔[۸۲]

خلاصہ بحث:

- فتنہ تارتار کے وقت ہونے والے علمی نقصان کو اس صدی کے علمائے محدثین و مفکرین عظام نے پورا نے کی علمی کاوشیں کیں۔
- سابقہ علمی ورثہ کا تحریر و توضیح و تشریح، تلخیص و منظوم کلام میں تبدیل کر کے اُس کو محفوظ رکھنے کی سعی کی۔
- اپنی فکری کاوشوں کے ذریعے تتبع کا رستہ اپنایا اور علمی تشنگی کو دور کرنے کا سامان بھی مہیا کیا۔
- علمی و فکری جمود کے خاتمے کے لیے علمی و عملی جد و جہد کی۔
- آٹھویں صدی ہجری میں علم حدیث اور اصول حدیث پر نہایت گراں قدر کتب منصہ شہود پر آئیں، جو بعد کے اہل علم کی سیراب کا ذریعہ بننے کے ساتھ مصنفین و محدثین اور مفکرین کے لیے مآخذ کا درجہ رکھتی ہیں۔
- سابقہ کتبِ حدیث کی شروحات و تخریجات اور زوائد پر زیادہ زور دیا گیا۔
- کتب فقہ میں مروی روایات اور آثار کی تخریج پر بھی نہایت اچھی کتب اس صدی میں لکھی گئیں۔
- رواۃ سے متعلقہ سابقہ کتب کو سامنے رکھتے ہوئے اُن میں پائی جانے والی مشکلات کو دور کیا، ترتیب کو عمدہ کرنے کے علاوہ اُن کی توضیح و تشریح اور تنقیح کی۔ اپنے انداز کے مطابق رواۃ کے حالات کو نئے انداز سے پیش کیا۔
- اس صدی ہجری میں مذکوہ موضوع پر ہونے والا اکثر کام شائع ہو چکا ہے، جن سے استفادہ کرنا نہایت سہل ہے۔
- ابن دقیق العید، ابن تیمیہ، ابن سید الناس، ابن یوسف المزی، امام طیبیّ، الذہبی، امام خطیب التبریزی، ابن قیم، تاج الدین السبکی، ابن کثیر، ابن رجب اور شاطبیّ جیسے بڑے محدثین و مفکرین نے ایسی علمی کارہائے نمایاں اُمت کے لیے چھوڑے جو بعد والوں کے لیے مرجع اور رہنمائی کا ذریعہ بنا۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات(References)

1 ۔ برق، غلام جیلانی، ڈاکٹر، امام ابن تیمیہ، الفصیل ناشران وتاجران، لاہور: جنوری ۲۰۱۱ء، ص ۸۷

2 ۔ ملاحظہ فرمائیں: عبدالقادر بن محمد الدمشقی کی کتاب "الدارس فی تاریخ المدارس"، "تاریخ ابن خلدون" مترجم ج ۱۰ کاآخر "ممالیک سلاطین مصر کی علمی و تعلیمی خدمات" از حافظ رشید احمد ارشد

3 ۔ ندوی، ابوالحسن علی، سید، تاریخ دعوت وعزیمت، مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی: ن م، ۳۱/۲

4 ۔ ابن حجر، احمد بن علی، نزھۃالنظر فی توضیح نخبۃ الفکر، مطبع سفیر، الریاض: ۱۴۲۲ھ، ص ۱۳۰

5 ۔ القاسم بن یوسف ۶۳۰ھ میں بلنسیۃ میں پیدا ہوئے۔ تحصیل علم کے لئے تونس، اسکندریہ، قاہرہ، حجازِ مقدس اور شام کے اسفار کیے۔ محدثین میں شمار ہوتا ہے۔ ان کی وفات ۷۳۰ھ میں ہوئی۔(ابن حجر، احمد بن علی، الدرر الکامنۃ، مکتبہ مجلس دائرۃ المعارف، ہند: ن م، ۲۸۰/۴، حوالہ نمبر ۶۱۱)

6 ۔ التجیبی، قاسم بن یوسف، برنامج التجیبی، الدار العربیہ، لیبیا: ۱۹۸۱ء، ص ۸

7 ۔ ان کا نام "محمد بن عبداللہ" لقب ولی اللہ اور کنیت ابوعبداللہ ہے۔ تبریز میں خطیب ہونے کی وجہ سے خطیب تبریزی کے نام سے مشہور ہیں۔ اپنے استاذ کے حکم پر تحریر فرمائی، جس کی تکمیل ۷۳۷ھ میں ہوئی۔ زرکلی کے مطابق وفات ۷۴۱ھ میں ہوئی۔(ابوالفلاح، شذرات الذھب، دار کثیر، دمشق: ۱۹۸۶ء، ۶۰/۱)

8 ۔ تبریزی، محمد بن عبداللہ، مشکاۃ المصابیح، المکتب الاسلامی، بیروت: ۱۹۸۵ء، ۳/۱

9 ۔ ایضاً، ۶/۱-۷

10 ۔ ابوالفداء، اسماعیل بن کثیر ۷۰۰ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ اپنے وقت کے محدث، فقیہ، مؤرخ اور عظیم مفسر تھے۔ انہوں نے متعدد علوم وفنون پر نہایت اہم تالیف فرمائی، جو مآخذ کا درجہ رکھتی ہیں۔ ان کی وفات شعبان ۷۷۴ھ میں ہوئی۔(السیوطی، عبدالرحمن بن ابی بکر، طبقات الحفاظ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت: ۱۹۸۵ء، ۳۴۱/۲

11 ۔ طاش کبری زادہ، احمد بن مصطفی، مفتاح السعادۃ ومصباح الصیادہ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت: ۱۹۸۵ء، ۳۴۱/۲

12 ۔ محمد بن علی وہب المعروف ابن دقیق العید اپنے وقت کے مشہور محدث ہیں۔ ان کی پیدائش ۶۲۵ھ میں ہوئی۔ ان کی کنیت ابوالفتح،

لقب تقی الدین، نسبت القشیری ہے۔ ابتدائی تعلیم اپنے علاقہ سے حاصل کر کے دمشق، اسکندریہ اور مصر کے جید علماء سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ قاضی کے عہدہ پر بھی فائز رہے۔ ان کی وفات مصر میں رمضان المبارک ۷۰۴ھ میں ہوئی۔ (الذہبی، محمد بن عثمان، تذکرۃ الحفاظ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت: ن م، ۱۴۸۳/۴)

[13] ۔ ابن دقیق العید، محمد بن علی، احکام الاحکام شرح عمدۃ الاحکام، مطبعۃ السنۃ المحمدیہ، القاھرۃ: ن م، ص ۱

[14] Dr Muhammad Waseem Mukhtar, Saad Jaffar, and Dr Nasir Ali Khan. 2023. "عہد ابن سید الناس میں ادب سیرت اور سیرت نگاری کے رجحانات کا جائزہ: A Review of Seerah Literature in the Ibn Sayyaid Al-Nas Era and Seerah Biographical Trends". AL- ASAR Islamic Research Journal 3 (1). https://alasr.com.pk/ojs3308/index.php/alasar/article/view/91.

[15] ۔ ابن سید الناس، محمد بن محمد، النفح الشذی شرح جامع الترمذی، دار الصمیعی للنشر، ریاض: ۲۰۰۷ء، ۲/۵۰-۶۰

[16] ۔ عمرو بن علی بن سالم الفاکھانی کے نام سے مشہور تھے۔ مشہور قول کے مطابق ۶۵۴ھ میں اسکندریہ میں پیدا ہوئے۔ مالکی المشرب تھے۔ ان کی وفات ۷۳۱ یا ۷۳۴ھ میں اسکندریہ میں ہوئی۔ حدیث، علم النحو، فقہ میں کمال حاصل تھا اور انہی موضوعات پر کتب تحریر کیں۔ (مقدمۃ ریاض الافہام، دار النوادر، سوریا: ۲۰۱۰ء، ۱/۱۱-۲۵)

[17] ۔ الفاکہانی، عمر بن علی بن سالم، ریاض الافھام فی شرح عمدۃ الاحکام، دار النوادر، سوریا: ۲۰۱۰ء، ۱/۶

[18] ۔ "الحسن بن محمد بن عبد اللہ الطیبی" اپنے زمانہ میں معانی و بیان، علم العربیہ، حدیث و تفسیر اور معقولات میں بہت مشہور تھے۔ قرآن وسنت کے مفاہیم کے معلوم کرنے میں ان کا ثانی کوئی نہیں تھا۔ ان کی وفات شعبان ۷۴۳ھ میں ہوئی۔ (السیوطی، عبد الرحمن بن ابی بکر، بغیۃ الوعاۃ، المکتبۃ العصریۃ، بیروت: ن م، ۱/۵۲۲-۵۲۳)

[19] ۔ مغلطای بن قلیج، مصری حنفی ۶۸۹ھ میں پیدا ہوئے۔ ترکی الاصل تھے۔ محدث، مؤرخ اور فقیہ تھے۔ ابن سید الناس کے بعد خدمت حدیث پر مامور کیے گے۔ مصر میں ۷۶۲ھ میں وفات پائی۔ (مغلطای بن قلیج، شرح ابن ماجہ لمغلطای، مکتبہ نزار مصطفی الباز، سعودی عرب: ۱۹۹۹ء، ۱/۵-۷)

[20] ۔ مغلطای بن قلیج، شرح ابن ماجہ لمغلطای، مکتبہ نزار مصطفی الباز، سعودی عرب: ۱۹۹۹ء، ۱/۹۷۹-۹۸۴

[21] ۔ زین الدین، عبد الرحمن بن احمد بن رجب، البغدادی، الدمشقی کی پیدائش ۷۰۶ھ میں بغداد میں ہوئی۔ ہجرت کے مستقل سکونت دمشق میں اختیار کرلی۔ محدث، فقیہ اور واعظ تھے۔ حدیث، علل حدیث، زھد ورقاق پر کتب تالیف کیں، وفات ۷۹۵ھ میں ہوئی۔ (السیوطی، طبقات الحفاظ، ص ۲۴۳)

[22] ۔ الطحان، محمود بن احمد، الدکتور، تیسیر مصطلح الحدیث، مکتبہ المعارف للنشر، الریاض: ۲۰۰۴ء، ص ۱۷

[23] ۔ ابن دقیق العید، محمد بن علی، الاقتراح فی بیان الاصطلاح، دار الکتب العلمیۃ، بیروت: ن م، ص ۱

24۔ ابو عبداللہ، محمد بن عمر، المعروف محب الدین ابن رشید الفھری کی پیدائش ۶۵۷ھ میں سبت میں ہوئی۔ مصر، شام اور حرمین شریفین وغیرہ میں علم کے مدارج طے کیے۔ سفر علم پر کتاب تالیف کی۔ نحو، اصولِ حدیث اور حدیث پر کتب تحریر کیں۔ ۷۲۱ھ میں فاس کے مقام پر وفات پائی۔ (الزرکلی، خیر الدین بن محمود، الاعلام، دار العلم، بیروت: ۲۰۰۲ء، ۳۱۴/۶)

25۔ السبتی، محمد بن عمر بن محمد، السنن الابین والمورد الامعن، مکتبہ الغرباء الآثریہ، مدینہ منورہ: ۱۴۱۷ھ، ص ۲۰

26۔ ابراہیم بن عمر بن ابراہیم الجعبری، لقب برھان الدین، کنیت ابو اسحاق تھی۔ ۶۴۰ھ میں پیدا ہوئے۔ اپنے زمانے کے جید علماء سے علم حاصل کیا۔ فقیہ تھی، اصولِ حدیث، شرح حدیث اور اسماء الرجال پر عمدہ کتب تالیف کیں۔ ۷۲۳ھ میں وفات پائی۔ (السبکی، عبدالوھاب بن تقی الدین، طبقات الشافعیۃ الکبری، ھجر للطباعۃ، بیروت: ۱۴۱۳ھ، حوالہ نمبر ۱۳۴۱)

27۔ الجعبری، ابراہیم بن عمر، رسوم التحدیث فی علوم الحدیث، دار ابن حزم، بیروت: ۲۰۰۰ء، ص ۵۱-۵۲

28۔ ابن کثیر، اسماعیل بن عمر، الباحث الحثیث الی اختصار علوم الحدیث، دار الکتب العلمیۃ، بیروت: ن م، ص ۱۹

29۔ بدر الدین، محمد بن بھادر بن عبداللہ الزرکشی ۷۴۵ھ میں مصر میں پیدا ہوئے۔ شافعی المسلک تھے۔ فقیہ، محدث اور مشہور ادیب تھے۔ علوم القرآن، علوم الحدیث، فقہ اور عقیدہ سے متعلقہ کتب تحریر کیں۔ وفات ۷۹۴ھ میں قاہرہ میں ہوئی۔ (ابن حجر، احمد بن علی، انباء الغمر بابناء العمر، احیاء التراث، مصر: ۱۹۶۹ء، ۴۴۶/۱)

30۔ الزرکشی، محمد بن بھادر، النکت علی مقدمۃ ابن الصلاح، اضواء السلف، الریاض: ۱۹۹۸ء، ۱۱/۱

31۔ ابراہیم بن حماد الریس، علم التراجم اھمیتہ وفائدتہ، مکتبہ جامعہ الملک سعود، الریاض، ۱۴۲۳ھ، ص ۳۴

32۔ یوسف بن عبدالرحمن، الکلبی الحلبی الدمشقی کی پیدائش ۶۵۴ھ میں حلب میں ہوئی۔ بستی مزی میں پرورش پانے کے وجہ حافظ المزی کے نام سے مشہور ہیں۔ محدث، فقیہ، حافظ، نحو ولغت کے امام تھے۔ اسماء الرجال اور حدیث کے موضوع پر کتب تالیف کیں۔ وفات دمشق میں ۷۴۲ھ میں ہوئی۔ (ابن تغری، یوسف بن تغری، النجوم الزاھرۃ، دار الکتب، مصر: ن م، ۷۶/۱۰-۷۷)

33۔ یہ عبدالغنی بن عبدالواحد المقدسی الحنبلی کی تالیف ہے۔ عبدالغنی المقدسی کے نام سے مشہور تھے۔ نابلس کے قریب جماعیل میں ۵۴۱ھ میں پیدا ہوئے۔ مصر ہجرت کی۔ جرح وتعدیل کے ماہر تھے۔ وفات ۶۰۰ھ میں ہوئی۔ یہ کتاب شائع نہیں ہوئی۔ (الفاسی، محمد بن احمد، ذیل التقیید فی رواۃ السنن والاسانید، دار الکتب العلمیہ، بیروت: ۱۹۹۰ء، ۱۳۶/۲-۱۳۷)

34۔ بشار عواد، مقدمۃ المحقق تھذیب الکمال فی اسماء الرجال، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت: ۱۹۸۰ء، ۴۴/۱-۴۶

35۔ صلاح الدین، خلیل بن کیکلدی، الدمشقی، ۶۹۴ھ میں دمشق میں پیدا ہوئے۔ محدث، علل اور متون کے ماہر تھے۔ تحصیل علم کے متعدد اسفار کیے۔ قدس میں مدرسہ صلاحیہ میں تدریس کے فرائض دیتے رہے اور وہیں ۷۶۱ھ میں وفات پائی۔ (السبکی، ، طبقات الشافعیۃ الکبری، ۳۵/۱۰-۳۶)

36۔ العلائی، خلیل بن کیکلدی، جامع التحصیل فی احکام المراسیل، عالم الکتب، بیروت: ۱۹۸۶ء، ص ۲۲

37۔ صلاح الدین، خلیل بن ایبک الصفدی، فلسطین کے علاقہ صفد میں ۶۹۶ھ میں پیدا ہوئے۔ مؤرخ وادیب تھے۔وفات دمشق میں ۷۶۴ھ میں ہوئی۔ (الزرکلی،الاعلام،۳۱۵/۲)

38۔ الصفدی، خلیل بن ایبک،الوافی بالوفیات،داراحیاءالتراث،بیروت: ۲۰۰۰ھ،۲۹/۱

39۔ محمد بن عبداللہ بن سعید السلمانی، غرناطی ۷۱۳ھ میں غرناطہ کے علاقہ لوشہ میں پیدا ہوئے۔لسان الدین بن الخطیب کے نام سے مشہور ہیں۔ادیب، مؤرخ اور فقیہ تھے۔مالکی المشرب تھے۔وفات ۷۷۶ھ میں پائی۔ (لسان الدین بن خطیب، محمد بن محمد، مقدمہ المحقق الاحاطہ،دارالکتب العلمیۃ،۱۴۲۴ھ،۲/۱)

40۔ لسان الدین بن خطیب،مقدمہ المحقق الاحاطۃ،۱۰/۱)

41۔ الکنوی، محمد بن عبدالحي، ظفرالآمانی فی مختصر الجرجانی،الجامعۃ اسلامیہ،ہند: ۱۴۱۴ھ، ص ۱۰۳

42۔ یمن کے علاقہ الجند کی طرف نسبت کی وجہ سے جندی کہلاتے ہیں،یمن کے ثقہ مؤرخین میں اِن کا شمار ہوتاہے۔ان کی وفات ۷۳۲ھ میں ہوئی۔(الزرکلی،الاعلام،۱۵۱/۷)

43۔ بھاءالدین الجندی، محمد بن یوسف،السلوک فی طبقات العلماءوالملوک،مکتبہ الارشاد، صنعاء: ۱۹۹۵ء،۶۲/۱

44۔ المقدسی حنبلی المشرب ہیں،رجب ۷۰۵ھ میں پیدا ہوئے۔ محدث، فقیہ، حافظ، مشہور قاری تھے۔ فقہ، حدیث، تفسیر اوراسماء الرجال کتب لکھیں۔وفات ۷۴۴ھ میں ہوئی۔

(السیوطی،طبقات الحفاظ،ص ۵۲۴-۵۲۵،حوالہ نمبر ۱۱۴۷)

45۔ ابن عبدالھادی، محمد بن احمد،طبقات علماءالحدیث،مؤسسۃ الرسالۃ،بیروت: ۱۹۹۶ء،۷۷/۱

46۔ الذہبی،الترکمانی ۶۷۳ھ کو دمشق میں پیدا ہوئے۔فاروق اعظمؓ کی اولاد سے ہیں۔ شیخ المحدثین،اسماءالرجال کے ماہر، قاری اور ثقہ مؤرخ ہیں۔متعدد کتب لکھیں،جو کہ مآخذ کادرجہ رکھتی ہیں۔وفات ۷۴۸ھ میں دمشق میں ہوئی۔

[النعیمی،عبدالقادر بن محمد،الدارس فی تاریخ المدارس،دارالکتب العلمیۃ،بیروت: ۱۹۹۰ء،۵۹/۱-۶۰]

47۔ الذہبی، محمد بن احمد،تذکرۃ الحفاظ،دارالکتب العلمیۃ،بیروت: ۱۹۹۸ء،۴/۱

48۔ السید امینی حضرت جعفر صادق کی اولاد میں سے ہیں۔ان کی پیدائش ۷۱۵ھ میں ہوئی۔ محدث، مؤرخ اور فقیہ تھے۔دارالحدیث البھائیہ کے شیخ الحدیث تھے۔کتب تلخیص اور اسماءالرجال کتب لکھیں۔ان کی وفات دمشق میں ۷۶۵ھ میں ہوئی۔ (الشوکانی، محمد بن علی،البدرالطالع،دارالمعرفۃ،بیروت: ن م،۲۰۹/۲)

49۔ قاہرہ میں ۷۰۲ھ میں پیدا ہوئے۔شافعی المسلک تھے۔فقہ اور علم حدیث کے ماہر تھے۔اصول فقہ، قواعد فقہیہ اور اصولِ حدیث پر کتب تالیف کیں۔ قاضی القضاء کے عہدہ پر بھی فائز رہے۔وفات دمشق میں ۷۷۱ھ میں ہوئی۔ (ابن رافع، محمد بن ھجرس السلامی،الوفیات لابن رافع،مؤسسۃ الرسالۃ،بیروت: ۲۰۱۴ء،۳۶۲/۲-۳۶۴

50۔ السبکی، طبقات الشافعیہ الکبری، ۳۴۵/۱

51۔ ظفر، عبدالرؤف، ڈاکٹر، علوم الحدیث، فنی، فکری اور تاریخی مطالعہ، نشریات، لاہور: ۲۰۱۵ء، ص ۲۲۷

52۔ الاحدب، خلدون محمد سلیم، الدکتور، علم زوائد الحدیث، دار القلم للطباعۃ، بیروت: ن م، ص ۱۲

53۔ ابن دقیق العید، محمد بن علی بن وھب، الالمام باحادیث الاحکام، دار ابن حزم، بیروت، ۲۰۰۲ء، ۴۷/۱

54۔ ابن دقیق العید، محمد بن علی بن وھب، الالمام باحادیث الاحکام، ۶۷۸/۲، حدیث نمبر ۱۳۳۴

55۔ ان کی کنیت ابو محمد، لقب جمال الدین ہے۔ وقت کے فقیہ اور محدث ہیں، علم حدیث کے ماہر ہیں۔ حنفی المسلک تھے۔ ان کی وفات ۷۶۲ھ میں ہوئی۔ (الشوکانی، البدر الطالع، ۴۰۲/۱)

56۔ الزیلعی، عبداللہ بن یوسف، تخریج الاحادیث والآثار، دار ابن خزیمہ، الریاض: ۱۴۱۴ھ، ۷/۲

57۔ الزیلعی، عبداللہ بن یوسف، نصب الرایۃ لاحادیث الھدایۃ، مؤسسۃ الریان للطباعۃ، بیروت: ۱۹۹۷ء، ۳۱۹/۴

58۔ ان کی کنیت ابوالعباس، لقب جمال الدین ہے۔ علماء حنابلہ میں ان کو بڑا مقام حاصل ہے۔ ابن تیمیہ کے شاگرد خاص تھے، اپنے شیخ کے افکار پر کاربند رہے اور اُن کا پرچار کیا۔ فقہ اور حدیث کے ماہر تھے۔ وفات ۱۹ صفر ۷۸۳ھ میں ہوئی۔ (ابن حجر عسقلانی، انباء الغمر بأبناء العمر، ۲۵۳/۱)

59۔ المقدسی، یوسف بن ماجد، المقرر علی ابواب المحرر، دار الرسالۃ العالمیۃ، دمشق: ۲۰۱۲ء، ۱۵/۱-۱۶

60۔ المزی، یوسف بن عبدالرحمن، تحفۃ الاشراف بمعرفۃ الاطراف، المکتب الاسلامی، بیروت: ۱۹۸۳ء، ۳/۱

61۔ ابن عبدالھادی، محمد بن احمد، المحرر فی الحدیث، دار المعرفۃ، بیروت: ۲۰۰۰ء، ۷۹/۱-۸۰

62۔ ابن کثیر، اسماعیل بن عمر، جامع المسانید والسنن الھادی لاقوم سنن، دار خضر، بیروت: ۱۴۱۹ھ، ۶۰/۱-۶۱

63۔ ایضاً

64۔ محمد ضیاء الرحمن، الدکتور، معجم مصطلحات الحدیث ولطائف الاسانید، مکتبہ اضواء، الریاض، ۱۹۹۹ء، ص ۱۴

65۔ الدمیاطی ک پیدائش دمیاط میں ۶۱۳ھ میں ہوئی۔ شرف الدین لقب، ابو محمد کنیت ہے۔ حافظ الحدیث، فقیہ، مفسر، محدث تھے۔ شافعی المسلک تھے۔ فقہ، حدیث، لغت، سیرت کے موضوع پر کتب تالیف کیں۔ وفات قاہرہ میں ۷۰۵ھ میں ہوئی۔
[لذہبی، محمد بن احمد، معجم الشیوخ الکبیر للذہبی، مکتبہ الصدیق، سعودی عربیہ، ۱۹۹۱ء، ص ۴۲۴]

66۔ السروجی ۶۳۹ھ میں پیدا ہوئے۔ محدث اور فقیہ تھے۔ قاضی القضاء کے عہدہ پر فائز رہے۔ حنبلی مسلک سے حنفیت اختیار کی۔ ۷۱۰ھ میں وفات پائی اور امام شافعی کے قرب میں تدفین کی گئی۔
[ابن کثیر، عماد بن اسماعیل، البدایۃ والنھایۃ، دار الفکر، بیروت: ۱۹۸۶ء، ۶۷/۱۴]

67۔ المزی، یوسف بن عبد الرحمن بن یوسف، المنتقی من الفوائد الحسان، مکتبہ الغرباء الآثریہ، سعودی عربیہ: ۱۹۹۷ء، ۴/۱

68۔ الذہبی، اثبات الشفاعۃ، مکتبہ اضواء، مصر: ۲۰۰۰ء

69۔ احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام ابن تیمیہ الحرانی ۶۶۱ھ میں ترک کے علاقہ حران میں پیدا ہوئے۔ دمشق مستقل سکونت اختیار کی۔ اپنے وقت کے شیخ الاسلام، مجدد، فقیہ، محدث، علم اصول کے ماہر تھے۔ انہوں نے علوم میں نئی اقدار قائم کیں اور قرآن وسنت کی جانب توجہ دینے پر زور دیا۔ تفسیر، حدیث، فقہ، اصول دین اور افکار باطلہ پر کتب لکھیں۔ وفات ۷۲۸ھ میں ہوئی۔
[الذہبی، المعجم المختص بالمحدثین، مکتبہ الصدیق، سعودیہ: ۱۹۸۸ء، ص۲۶]

70۔ ابن تیمیہ، المعجم المختص بالمحدثین، مکتبہ دار الفکر، بیروت: ۱۹۷۸ء

71۔ محمد بن محمد بن علی بن ہمام التقی ۶۸۲ھ میں مصر میں پیدا ہوئے۔ ابن الامام کے نام سے مشہور ہیں۔ حدیث وقراءت کے امام تھے۔ یہ ان کی لاجواب تحریر ہے۔ وفات ۷۴۵ھ میں مصر میں ہوئی۔
[ابن الجزری، محمد بن محمد، غایۃ النہایۃ فی طبقات الفقرا، مکتبہ ابن تیمیہ، مصر: ۱۳۵۱ھ، ۲۴۵/۲

72۔ ابن الامام، محمد بن محمد، سلاح المومن فی الدعاء والذکر، دار ابن کثیر، بیروت: ۱۹۹۳ء، ص۲۷

73۔ البغدادی، اسماعیل بن محمد، ھدیۃ العارفین اسماء المولفین، دار احیاء التراث، بیروت: ن م، ۱۵۴/۲

74۔ ابو عبد اللہ المقدسی الصالح کا شمار اپنے وقت کے مایہ ناز علماء میں ہوتا ہے۔ حنبلی المسلک تھے۔ قاضی بھی رہے۔ وفات ۷۶۳ھ بھی پائی۔[النعیمی، الدارس فی تاریخ المدارس، ۴۳/۲]

75۔ المقدسی، محمد بن مفلح، الاداب الشرعیۃ والمنح المرعیۃ، عالم الکتب، ریاض: ن م، ص۲

76۔ حنبلی المسلک، صوفی بزرگ تھے، فقہ، حدیث پر مہارت حاصل تھی۔ تصوف پر کتب تحریر کیں۔ دمشق میں ۷۸۵ھ میں وفات پائی۔[کحالہ، عمر رضا، معجم المولفین، مکتبہ المثنی: ۲۹۵/۱۱]

77۔ ابن رجب کے نام سے مشہور ہیں۔ بغداد میں ۷۳۴ھ میں پیدا ہوئے۔ ہجرت کے بعد دمشق میں سکونت اختیار کی۔ حنبلی المسلک ہیں۔ حافظ، محدث، فقیہ، مفسر اور صوفی مشہور ہیں۔ اسماء الرجال، حدیث، ادعیہ اور اذکار پر کتب تحریر کیں۔ وفات ۷۹۵ھ میں دمشق میں ہوئی۔[برھان الدین، ابراہیم بن محمد، المقصد الارشد فی ذکر اصحاب الامام احمد، مکتبہ الرشد، ریاض: ۱۹۹۰ء، ۸۱/۲]

78۔ حاجی خلیفہ، شذرات الذھب، دار ابن کثیر، بیروت: ۱۹۸۶ء، ۵۷۹/۸-۵۸۰

79۔ محمد ضیاء الرحمن، معجم مصطلحات، ص۲۷

80۔ ابن دقیق العید، محمد بن علی، شرح الاربعین النوویۃ، مؤسسۃ الریان، بیروت: ۲۰۰۳ء، ص۳

81۔ ابن تیمیۃ، احمد بن عبد الحلیم، الاربعون التیمیۃ، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، ۱۹۹۷م

82۔ الذہبی، کتاب الاربعین فی صفات رب العالمین، مکتبہ العلوم، مدینہ منورہ: ۱۴۱۳ھ